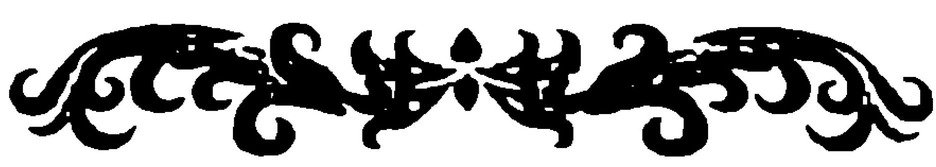
وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

انکار
حیاتُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(ایک پاکستانی فتنہ)



افادات:
قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
شیخ المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ
شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ
الشیخ محمد بن عبد الوہاب الحنبلیؒ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّار

انکار حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک پاکستانی فتنہ

افادات

قطب الارشاد حضرۃ مولانا رشید احمد محدث گنگوہی، رحمۃ اللہ علیہ

شیخ المحدثین حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام حضرۃ مولانا سید حسین احمد مدنی ــــ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث حضرۃ مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی ـ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ محمد بن عبد الوہاب الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
المکتبۃ المدنیۃ
۱۷- اردو بازار، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(حرفِ چند)

''انکار حیات النبی ﷺ ایک پاکستانی فتنہ'' کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا، جس میں حضرت گنگوہی ؒ، حضرت سہانپوری ؒ، حضرت مدنی ؒ، حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا ؒ کاندھلوی، محمد بن عبدالوہاب الحنبلی ؒ کے پانچ مضامین شامل تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی ؒ کا مضمون اسی کتاب میں دوسری جگہ شامل ہے۔ اس رسالہ سے ہم نے اس کو حذف کر دیا ہے۔ باقی مضامین کو اس مجموعہ میں شریک اشاعت کیا ہے۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیات النبی ﷺ قرآن وحدیث کی روشنی میں

آیات قرآنی

''ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات، بل احیاء ولکن لاتشعرون'' (البقرہ:۱۵۴)

اور نہ کہو ان کو جو مارے گئے خدا کی راہ میں کہ مردے ہیں، بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تم کو خبر نہیں۔

''ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا، بل احیاء عند ربھم یرزقون'' (آل عمران:۱۶۹)

اور تو نہ سمجھ ان لوگوں کو جو مارے گئے اللہ کی راہ میں مردے، بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس کھاتے پیتے۔

قاضی شوکانی ؒ لکھتے ہیں کہ: ''ورد النص فی کتاب اللہ فی حق الشھداء انھم احیاء یرزقون وان الحیات فیھم متعلقہ بالجسد فکیف بالانبیاء المرسلین'' (نیل الاوطار ج۳ ص۲۱۱ مصری)

''قرآن مجید کی آیت جو شہداء کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ ثابت ہے کہ وہ زندہ ہیں، ان کو رزق دیا جاتا ہے اور ان کی یہ زندگی ان میں جسم کے ساتھ ہے، پس انبیاء علیہم السلام کی حیات کیسے ثابت نہیں ہے۔''

احادیث مبارکہ

حضرت ابو الدرداء ؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ''عن ابی درداء ؓ قال، قال رسول اللہ ﷺ اکثروا من الصلاۃ علیٰ یوم الجمعۃ فانہ یوم مشھود تشھدہ الملائکۃ، وان احدا لن یصلی علیٰ الاعرضت علیٰ صلاتہ حتی یفرغ منھا، قال قلت: بعد الموت؟ قال: ان اللہ حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء علیہم السلام، رواہ ابن ماجہ باسناد جید وزاد السخاوی فی آخر الحدیث فنبی اللہ یرزق وبسط فی تخریجہ''

''میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں! انتقال کے بعد بھی۔ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے، پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، رزق دیا جاتا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''لیھبطن عیسٰی ابن مریم حکما اماما مقسطا ویسلکن فجا حاجا او معتمرا ولیاتین قبری حتی یسلم علیٰ ولارد ن علیہ'' (الجامع الصغیر ج۲ ص۱۴۰)

''البتہ ضرور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے۔ منصف اور امام عادل ہوں گے اور وہ فج (جگہ کا نام) کے راستے پر حج یا عمرہ کے لئے آئیں گے اور یقیناً وہ میری قبر پر آئیں گے۔ یہاں تک کہ وہ مجھے سلام کریں گے اور میں ان کے سلام کا ضرور جواب دوں گا۔ وقال صحیح!''

مقدمہ ...... مع اضافہ جدیدہ

از قلم جامع شریعت وطریقت حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی دامت برکاتہم
خلیفہ مجاز قطب عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدنی قدس سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی الہ واصحابہ والتابعین لھم باحسان الی یوم الدین"

اما بعد! محترم ومکرم مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری (نواسہ وخلیفہ مجاز شیخ قدس سرہ) کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیں کہ ہر کچھ مدت کے بعد قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی ﷫ کے کنوز علم وعرفان میں سے مختلف انواع واقسام کے ہیرے جواہرات لٹاتے رہتے ہیں اور خواص وعوام ان سے مستفیض ومتمتع ہوتے ہیں۔ ابھی انہوں نے ماشاء اللہ ایک تازہ افادات علمیہ وتحقیقات نادرہ کا مجموعہ بنام "معارف شیخ" جلد اوّل نشر فرمایا ہے۔ جس میں پانچ مضمون ہیں۔ ان میں سے دوسرا مضمون "حیات النبی ﷺ" سے متعلق ہے، جو باوجود اپنے اختصار کے علمی تحقیقی لحاظ سے ان شاء اللہ حرف آخر ہے۔ اس وقت پتہ چلا ہے کہ پاکستان میں بعض ایسے اشخاص جو اپنے آپ کو مسلک اہل سنت والجماعت علماء دیو بند اہل حق کی طرف منسوب کرتے ہیں، انہوں نے پھر سے حیات النبی ﷺ کا مسئلہ اٹھایا ہے اور باوجودیکہ اس سے قبل یہ مسئلہ بہت زور وشور سے اٹھ کر الحمد للہ ختم ہو چکا تھا اور حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قدس سرہ کی حسب ذیل عبارت پر فریقین میں سے حضرت مولانا غلام اللہ صاحب ﷫ کی طرف سے حضرت مولانا قاضی نور محمد صاحب ﷫ نے دستخط کئے تھے اور دوسری طرف مولانا محمد علی جالندھری اور مولانا عبدالحنان ہزاروی مرحومین کے دستخط تھے۔ وہ عبارت یہ ہے: "وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ قبر شریف میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔"

رئیس الموحدین قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ کا فتوی

"مگر انبیاء علیہم السلام کے سماع میں کسی کو خلاف نہیں، اسی وجہ سے ان کو مستثنیٰ کیا ہے اور دلیل جواز یہ ہے کہ فقہاء نے بعد سلام کے وقت زیارت قبر مبارک کے شفاعت مغفرت کا عرض کرنا لکھا ہے۔ پس یہ جواز کے واسطے کافی ہے۔" (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۲۳، مطبوعہ کارخانہ اسلامی کراچی)

مگر نہایت افسوس کی بات ہے کہ اب چند ناعاقبت اندیش اس حد تک غلو کر رہے ہیں، کتابوں میں یہاں تک چھپوا دیا ہے کہ: (۱) بعد از موت سماع اور رویت انبیاء کا عقیدہ دراصل یہودیوں[1] کی ایجاد ہے۔ نعوذ باللہ!

---

[1] حالانکہ خود جمعیۃ اشاعت التوحید والسنۃ کے مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب ﷫ اپنی تفسیر (جواہر القرآن ص ۹۰۲) پر تحریر فرماتے ہیں: "سماع موتی کا مسئلہ زمانہ صحابہ ﷢ سے مختلف فیہ چلا آرہا ہے۔ یہ مسئلہ اعتقادات ضروریہ میں سے نہیں، جن کی نفی یا اثبات پر کفر واسلام کا مدار ہے۔............ ان دونوں جماعتوں کے پاس دلائل ہیں، جن پر انہوں نے اپنی اپنی رائے اور تحقیق کی بنیادیں استوار کی ہیں۔ جو سماع موتی کی نفی کرتے ہیں۔ ان کا استدلال ظواہر قرآن اور احادیث صحیحہ سے ہے جب کہ قائلین سماع موتی بھی صحیح حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں۔ (ناشر)"

(۲) مرے ہوئے شخص کو چاہے پیغمبر ہی کیوں نہ ہو، موت کے بعد اپنے اور وارد ہونے والے حالات کا علم نہیں ہوتا۔ نعوذ باللہ!

مذکورہ دونوں حوالے اسی جماعت کے مولوی اللہ بخش صاحب کے رسالہ اربعین احادیث وار بعین آیات کے ہیں، جو کتاب (دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف ص ۲۳) سے ماخوذ ہیں۔ (دعوۃ الانصاف کے مؤلف حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب شجاع آبادی پہلے اسی جماعت سے تعلق رکھتے تھے، بعد میں ان گستاخیوں کی بناء پر علیحدہ ہو گئے۔ جیسے کہ انہوں نے کتاب جامع الاوصاف میں خود تصریح کی ہے)

اسی طرح جماعت کے احمد سعید[1] نامی شخص نے تو یہاں تک جسارت کی ہے کہ:

۱...... جو شخص حضور ﷺ کے سماع صلوٰۃ وسلام عند القبر کا قائل ہے، خواہ کسی تاویل سے ہو، وہ قرآن وحدیث اور شریعت کی روح سے بلا تاویل کافر ہے، مرتد ہے۔ نعوذ باللہ!

۲...... جو شخص سماع عند القبر کے قائل کو کافر نہ سمجھے وہ بھی بلا تاویل کافر ہے اور جو اس کو کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔ نیز جو شخص اس مسئلہ کو فروعی کہتا ہے، وہ بھی کافر ہے۔ نعوذ باللہ!

۳...... اگر نبی علیہ السلام کے سماع عند القبر کا قائل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں تو وہ بھی کافر ہیں، نعوذ باللہ!

(بحوالہ دعوۃ الانصاف ص ۲۵)

۴...... اساڈی جماعت جمعیت اشاعت التوحید والسنہ دا عقیدہ، بات صاف ہے محمد رسول اللہ دوسرے انبیاء اولیاء قطاب وفات دے بعد کوئی صلوٰ وسلام سندا نئیں تے جیہڑا شخص اس اتے اصرار کرے اوہ پکا مشرک ہے۔ اوسے پیچھے نماز پڑھنی جائز نئیں تے جیہڑا انہاں صاحباں ٹھیکہ چایا ہویا ہے ناں، جان بجھ کے انہاں دے کفر وچ شک کرنے والا بھی کافر ہے۔

ترجمہ اردو: ہماری جماعت جمعیۃ اشاعت التوحید والسنہ کا عقیدہ بات صاف ہے کہ محمد رسول اللہ دوسرے انبیاء، اولیاء، اقطاب وفات کے بعد صلوٰۃ وسلام کوئی سنتا نہیں اور جو شخص اس پر اصرار کرے وہ پکا مشرک ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں اور جو ان صاحبوں نے ٹھیکہ اٹھایا ہے، جان بوجھ کر ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ نعوذ باللہ! (بحوالہ اشتہار "ایک جدید انکشاف" شائع کردہ بزم قاسمی سرگودھا)

[1] خطرناک دھوکہ: جمعیۃ اشاعت التوحید والسنہ کے بعض حضرات سے جب اس ظلم کی شکایت کی جاتی ہے تو وہ احمد سعید سے اپنی برأت ظاہر کرتے ہیں، حالانکہ اس مسئلہ پر مناظروں میں بعض ذمہ داران جماعت بلکہ امیر جماعت سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری ان کا بھرپور ساتھ دیتے ہیں اور اس کو اپنا جانشین بتاتے ہیں اور اپنے جلسوں میں اس کو بلاتے ہیں اور اس کے جلسوں کو کامیاب بنانے کی سعی کرتے ہیں اور ایسے گستاخوں کے کتابچوں کی تائید بھی کرتے ہیں۔ تفصیل کے لئے کتاب "دعوۃ الانصاف فی حیاۃ جامع الاوصاف" ملاحظہ فرمائیں: نیز احمد سعید کی ایسی بہت سی باتیں ٹیپ شدہ موجود ہیں۔ ہماری اس بات کی تائید حضرت مولانا غلام اللہ صاحب رحمہ اللہ کے خط بنام مؤلف "دعوۃ الانصاف" سے بھی ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو: "محترم ومکرم مولانا صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ! محمد سعید (احمد سعید) منافقانہ دستخط کردیئے ہیں کہ سماع والے کافر نہیں ہیں اور شاہ صاحب (سید عنایت اللہ شاہ بخاری گجرات امیر جماعت) نے بالکل دستخط سے انکار کر دیا اور کہا میرا عقیدہ یہی کفر کا ہے اور محمد سعید کا یہی ہے، واللہ اعلم! کیا غضب الٰہی ہے تمام امت کو کافر کہہ دینا، لاشی غلام اللہ (بلفظہ) (دعوۃ الانصاف ص ۲۷ ناشر)"

اس تقریر کی کیسٹ ان کے پاس موجود ہے۔

ایک اور بدترین گستاخی بحوالہ مولانا غلام اللہ خان صاحب مرحوم

مولانا مرحوم نے دورہ تفسیر پڑھاتے وقت ایک سوال کے جواب میں فرمایا جس کو بلفظہ ٹیپ سے نقل کیا جاتا ہے، جو مندرجہ ذیل ہے:

قائلین سماع موتی کو کافر کہنے والا بڑا لعنتی اور بڑا بے ایمان ہے (مولانا غلام اللہ خان)

۱...... مولانا احمد سعید ملتانی نے سارے ملک میں گندگی پیدا کی ہے، خاص کر کے سرگودھا اور میانوالی کے ضلع میں جو منہ میں آیا، کہتا رہا اور بے تکی باتوں سے ہمیں بدنام کیا۔ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب اور خود میں اور بہت سے علماء نے اس کی یہ ریکارڈ تقریر سنی اس ظالم کے منہ سے ایسے گندے کلمے نکل جاتے ہیں۔

مولوی سعید کو ایسی توحید ملی ہے جو اکابر و اسلاف کو بھی نہیں ملی، چنانچہ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو سماع کے قائل ہیں، ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔ مولوی سعید نے بھی یہ لکھ کر دے دیا ہے کہ میں سماع والوں کو قطعا کافر نہیں کہتا اور جو پہلے کافر کہا وہ میں نے غلطی کی ہے۔ لیکن چونکہ اس کی زبان گندی ہے، اس لئے اس کے لکھنے کے باوجود ہم اس پر اعتماد نہیں کریں گے، اور پورا ایک سال تک اس کو دیکھیں گے۔ اگر ٹھیک ہو گیا اور اس دوران زبان سے کوئی گندہ کلمہ نہ نکالا تو پھر ہم سوچیں گے، ورنہ نہ کوئی اس کو بلائے اور نہ اس کا وعظ سنے۔ خود ہم بھی اس کو اس وقت بلائیں گے، جب اس کی زبان قابو میں آجائے گی۔

میں تمہارے سامنے سماع کے بارے میں اپنے دلائل پیش کروں گا اور دلائل پیش کرنے کے بعد بھی یہی کہوں گا کہ جو سماع والوں کو کافر کہتا ہے وہ بڑا لعنتی ہے، بہت بڑا بے ایمان ہے، خواہ کوئی بھی ہو۔

نوٹ: مولانا غلام اللہ خان مرحوم کی تقریر کی یہ کیسٹ ہمارے پاس موجود ہے۔

۲...... حضرت مولانا قاضی نور محمد صاحب مرحوم اور حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب مرحوم کا فیصلہ

ہم (مولانا قاضی نور محمد صاحب اور مولانا غلام اللہ خان صاحب) اس کی پوری کوشش کریں گے یہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب سے بھی اس تحریر (مندرجہ بالا) پر دستخط کرائیں، جس پر ہم نے دستخط کئے ہیں، اگر ممدوح اس پر دستخط نہ کریں گے تو ہم مسئلہ حیات النبی ﷺ میں اس تحریر کی حد تک ان سے برأت کا اعلان کر دیں گے، نیز اپنے جلسوں میں ان سے مسئلہ حیات النبی ﷺ پر تقریر نہ کرائیں گے اور اس مسئلہ میں وہ کوئی مناظرہ وغیرہ کریں گے تو ہم اس بارے میں ان کو مدد نہ دیں گے۔ نور محمد خطیب قلعہ دیدار سنگھ

لاشئی غلام اللہ خان ۲۲ رجون ۱۹۶۲ء

۳...... احمد سعید ملتانی کی تقریر سننا گناہ ہے، اہل ایمان پر اس کی صحبت سے گریز لازم ہے۔

مفتی عبدالرشید صاحب مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی کا فتوی

باسمہ تعالیٰ! بخدمت محترم حضرت شیخ القرآن صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! معروض ہوں کہ ضلع سرگودھا میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب بمقام

گکڑ ہٹہ ضلع ملتان تقریریں کر رہا ہے اور وہ اپنے کو اشاعت التوحید والسنہ کا مرکزی مبلغ ظاہر کرتا ہے جس سے دیوبندی پارٹی میں بڑی نفرت اور کش مکش پیدا ہو رہی ہے۔ کئی لوگ کہتے ہیں مسلک ان کا ٹھیک ہے اور کئی لوگ کہتے ہیں کہ علماء جمہور اس عقیدہ کے خلاف ہیں۔ لہٰذا حضرت والا سے درخواست ہے کہ آپ کے فتوی پر ایک کمیٹی کی لڑائی جھگڑا ختم ہوتا ہے۔ آپ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سوالوں پر روشنی فرمائیں تا کہ ہماری پارٹی (کمیٹی) مضبوط رہے۔ ہم سارے دیوبندی ہیں اور جمعیت العلماء اسلام اور خدام اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں اور کئی آدمی اشاعت التوحید کی جماعت کے ہیں۔

سوال نمبر ۱: جو شخص کشف القبر سیکھے یا سکھائے یا خود کرے اور اسے جائز سمجھے، وہ بالکل کافر ہے، جیسے مرزائی کافر ہیں۔

سوال نمبر ۲: جو شخص نبی کریم ﷺ کو روضہ اطہر میں زندہ باشعور سمجھے یا یہ عقیدہ رکھے کہ نبی ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضری کے وقت خود درود وسلام سنتے ہیں، اس عقیدہ والا بھی کافر ہے۔

سوال نمبر ۳: جو شخص درود وسلام پڑھے، بذریعہ فرشتے نہیں پہنچایا جاتا، لہٰذا حضرت والا سے درخواست ہے اور اخلاق کریمانہ سے امید کرتا ہوں کہ جواب دے کر مشکور فرمائیں گے، جوابی لفافہ پیش خدمت ہے۔

بقلم خود محمد یوسف سلیم چک نمبر ۱۱۷ شمالی فی الحال چک نمبر ۱۴ پٹھانوالی بھلوال

الجواب واللہ الموفق للصواب

۱...... سادات دیوبند کشف قبور[1] کے قائل ہیں، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرت تھانوی اور دیگر علماء دیوبند کی تصریح ان کی کتابوں میں موجود ہے اور ہم بھی اس کے قائل ہیں۔ ہمارا اس کا انکار صحیح نہیں ہے اور قائل کو کافر کہنا تو بڑی جہالت ہے۔

۲...... روضہ اطہر پر حاضری کے وقت پیغمبر ﷺ خود سنتے ہیں، جمہور امت اس پر متفق ہے اور سادات دیوبند کا عقیدہ بھی یہی ہے، اس کا انکار بھی جہالت ہے اور قائل پر کفر کا فتویٰ جہلانہ جسارت رکھتا ہے۔

۳...... یہ بھی جہالت ہے، علماء دیوبند کا یہ مسلک نہیں ہے، ایسے شخص[2] کی تقریر سننا سخت گناہ، اہل ایمان پر لازم ہے کہ اپنا ایمان مضبوط رکھیں اور ایسی صحبت سے پرہیز کریں۔ ھذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب!

مہر مدرسہ

عبدالرشید

مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

۳ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ

---

[1] خود حضرت اقدس مولانا حسین علی صاحب قدس سرہ کا مکاشفہ عند القبر بھی ملاحظہ ہو، فرماتے پیشہ ہیں: ''اور میں امام ربانی مجدد الف ثانی کے مزار مبارک کے قریب بیٹھا تو آپ نے مجھے مکاشفہ میں فرمایا توحید کا مسئلہ بیان کرنا سلوک کے بلند ترین درجات میں سے ہے۔'' (مقدمہ بلغۃ الحیران: ص ۸: ناشر)

[2] اس شخص سے حضرت مفتی صاحب مراد احمد سعید ہے، کیونکہ سائل نے اس کا نام لکھ کر دریافت کیا ہے۔ (ناشر)

حضرت مولانا غلام اللہ خان مرحوم نے مولوی احمد سعید کو آخر وقت تک اپنی مسجد میں جلسہ کے لئے دعوت نہیں دی، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اس نفرت کرتے تھے۔ (بحوالہ اشتہار بزم حیات النبی ﷺ گوجرانوالہ)

"اناللہ وانا الیہ راجعون، اللھم انا نبرأ الیک ممایقول ھؤلاء"

ایسی گستاخی کرنے والے کیسے دیوبندی ہوسکتے ہیں اور ایسے بدبختوں کا اکابر علماء دیوبند سے کیسے تعلق ہوسکتا ہے؟

حقیقت واضح ہوگئی

اس رسالہ کی پہلی اشاعت میں حاشیہ میں ہم نے خطرناک دھوکہ کے عنوان سے یہ شکایت کی تھی کہ احمد سعید کے بارے میں جمعیۃ اشاعۃ التوحید والے دورخی پالیسی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ مگر اب تو ماہنامہ تعلیم القرآن کے حوالہ ذیل سے پوری جماعت کے فیصلے سے حقیقت واضح ہوگئی۔ قارئین کرام خود ہی رسالہ ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی نومبر ۱۹۸۵ء کا ص ۱۳۹ اور ۱۴۰ ملاحظہ فرمالیں، مندرجہ ذیل ہے:

تعلیم القرآن راولپنڈی	ص ۳۹	نومبر ۱۹۸۵ء

۲/ربیع الاوّل ۱۴۰۶ھ

ملتان کے اجلاس کا فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

اما بعد! ہمارے شیخ حضرت علامہ مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ اور ان سے تعلق رکھنے والے جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنہ کے تمام علماء ومشائخ کا کتاب وسنت ارشاد سلف اور اقوال ائمہ متقدمین حنفیہ رحمہم اللہ کی روشنی میں اپنا مسلک تو یہ ہے کہ سماع صلوٰۃ وسلام عندالقبر النبی ﷺ ثابت نہیں لیکن جو لوگ قبر شریف کے پاس یعنی عندالقبر النبی ﷺ صرف صلوٰۃ وسلام کے سماع کے قائل ہیں۔ ہم ان کو کافر نہیں کہتے بلکہ ہم ان کو اہل سنت وجماعت سے خارج بھی نہیں قرار دیتے۔ جو شخص ایسا عقیدہ رکھنے والے کو کافر سمجھے ہماری جماعت جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔

اسی طرح جو لوگ سماع اموات عندالقبور کے قائل ہیں۔ ان کا بھی ہماری جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

عنایت اللہ	شمس الدین	عبدالغنی
احقر الوریٰ سجاد بخاری	عبدالرزاق ابن حضرت مولانا حسین علی	حکیم نور احمد یزدانی
احسان الحق عفی عنہ	محمد حسین غفرلہ مدرس ضیاء العلوم سرگودھا	خلیل احمد
احمد سعید عفی عنہ	ضیاء اللہ شاہ جامع مسجد شاہ فیصل گیٹ گجرات	عبدالحکیم علی اللہ عنہ
احقر محمد حسین ہزاروی	قاضی محمد امیر میانوالی	عبدالستار عفی عنہ توحیدی راولپنڈی
محمد ضیاء القادری	مشتاق احمد عفی عنہ	خلیل الرحمٰن جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور
خلیل احمد خطیب جامع مہاجرین واں بھچراں	نور محمد عفی عنہ ملتان	

تعلیم القرآن راولپنڈی	ص ۴۰	۶/ اکتوبر ۱۹۸۵ء

۲۱/ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، اما بعد!

مجلس مقننہ جماعت اشاعۃ التوحید والسنہ پاکستان کا فیصلہ

۱...... ملتان میں جماعت کی مجلس شوری منعقدہ ۲/ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ میں طے شدہ متفقہ فیصلہ کی توثیق کرتے ہوئے مندرجہ امور کی وضاحت کی گئی۔

۲...... الف: جماعت اشاعۃ التوحید والسنہ کا مسلک عدم سماع موتی ہے۔

ب: سماع موتی عند القبور کے قائلین کو ہم کافر نہیں کہتے۔

ج: سماع موتی عند القبور کے قائلین میں سے کوئی بھی ہماری جماعت کا رکن نہیں بن سکتا۔

د: سماع موتی عند القبور کے قائلین کو کافر کہنے والا بھی ہماری جماعت کا رکن نہیں رہ سکتا۔

استشفاع

ہماری جماعت کے نزدیک کسی پیغمبر یا ولی کے مزار پر جا کر یہ کہنا کہ میرے لئے دعا کریں بدعۃ قبیحہ مستقد شہ اور ذریعہ شرک ہے۔ ''مجلس مقننہ اشاعۃ التوحید والسنہ پاکستان کا متفقہ فیصلہ'' نام کے متعلق حضرت الامیر مولانا محمد طاہر صاحب کی تجویز پر فیصلہ کیا گیا کہ ہماری جماعت کا نام صرف ''اشاعۃ التوحید والسنہ پاکستان'' ہوگا۔

جس کے دو شعبے ہوں گے: ایک کا نام ''جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنہ'' ہوگا۔ دوسرے شعبہ کا نام ''جماعۃ اشاعۃ التوحید والسنہ'' ہوگا۔

عنایت اللہ، احقر محمد طاہر عفی عنہ، سجاد بخاری، عارف طاہری، احقر عبداللہ غفرلہ، بدیع الزمان، فضل حق، میر سمیع الحق، احسان الحق عفی عنہ، ضیاء الحق، محمد حسین غفرلہ، عصمۃ اللہ (ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی)

ایک مزید وضاحت

نعوذ باللہ! جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنہ والوں نے استشفاع کے سلسلہ میں جس دریدہ دہنی کا ثبوت دیا ہے، یہ تو بہت ہی بڑی جسارت ہے۔ اس سے تو اکابرین اسلاف میں سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا، کیا ہی ظلم ہے کہ اپنے اکابر پر بدعت قبیحہ وغیرہ کا الزام لگا دیا، جب کہ پوری جماعت دیوبند کا عقیدہ ہے، جس کو حضرت اقدس مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ (جن سے حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمہ اللہ نے ظاہری و باطنی فیض پایا اور حضرت گنگوہی کے نام ہی سے ان کا تعارف کرایا جاتا ہے) نے اپنی حج کی کتاب ''زبدۃ المناسک'' میں روضہ اقدس پر بارگاہ رحمۃ للعالمین حضور ﷺ میں حاضری کے وقت ان الفاظ سے درخواست پیش کرنے کا طریقہ لکھا ہے۔

فرماتے ہیں: ''اور پھر حضرت رہا کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے کہے: ''یا رسول اللہ اسالك الشفاعة و اتوسل بک الی اللہ فی ان اموت مسلما علی ملتک و سنتک'' اور ان الفاظ میں جس قدر چاہے زیادہ کرے مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں، لیکن سلف یہاں الفاظ مختصر کہنے کو جہاں تک اختصار ہو مستحسن رکھتے ہیں اور بہت پکار کر نہ بولے، بلکہ آہستہ خضوع اور ادب سے بہ نرمی عرض کرے اور جس کا سلام کہنا ہو عرض کرے: ''السلام علیک یا رسول اللہ من فلان بن فلان یستشفع بک الی ربک'' پھر بقدر ایک ہاتھ کے پیچھے کو ہٹ کر حضرت صدیق پر سلام کہے: ''السلام علیک یا خلیفة رسول اللہ و ثانیه فی الغار رفیقه فی الاسفار امینه علی الاسرار ابا بکر ن الصدیق جزاك اللہ عن امة محمد خیرا'' پھر قدر ایک ہاتھ کے اور پیچھے کو ہٹ کر حضرت عمرہ پر سلام کہے: ''السلام علیک یا امیر المومنین عمر الفاروق الذی اعز اللہ به الاسلام امام المسلمین مرضیا حیاً و میتاً جزاك اللہ عن امة محمد خیراً'' اور یہاں بھی کمی زیادتی الفاظ میں اختیار ہے اور جس نے کہہ دیا ہو، اس کا سلام پہنچا دے، پھر ذرا آگے کو بڑھ کر کہے: ''السلام علیکما یا ضجیعی رسول اللہ و رفیقیه و وزیریه جزاکما اللہ احسن الجزاء جئتنا کما نتوسل بکما الی رسول اللہ ﷺ لیشفعلنا و یدعو لنا ربنا ان یحیینا علی ملته و سنته و یحشر نافی زمرته و جمیع المسلمین'' پھر کو بڑھ کر مقابلہ مواجہہ شریف کے کھڑا ہو کر جو کچھ ہو سکے دعا کرے اپنے اور والدین اور مسلمانوں کے واسطے۔'' (زبدة المناسک)

ان وجوہ کی بنا پر ضروری سمجھا گیا کہ حضرت شیخ قدس سرہ کے اس تحقیقی و مبارک مضمون کو مستقل طور پر چھپوا کر حقیقت واضح کر دی جائے اور اس میں کوئی نہیں کہ اکابر علماء دیوبند کا حیات النبی ﷺ کے بارے میں وہی صاف ستھرا نکھرا ہوا عقیدہ حقہ ہے، جو کتاب و سنت سے مستنبط ہے اور یہی تمام علماء سلف و خلف اہل سنت و جماعت کا ہمیشہ عقیدہ رہا ہے۔

چونکہ اس مضمون میں مرسل کے خط میں بھی اور حضرت شیخ قدس سرہ کے گرامی نامہ میں بھی ''المهند علی المفند'' کا تذکرہ ہے، جو علماء دیوبند کے عقائد کے بارے میں مستند ترین ہے، اس لئے اتماماً للفائدہ المہند[1] کا اس مسئلہ سے متعلق نص بلفظہ نقل کیا جاتا ہے، جو یہ ہے:

(ترجمہ) ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے، بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے، آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے، جو حاصل ہے تمام مسلمانوں، بلکہ سب آدمیوں کو۔ چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ ''انباء الاذکیاء بحیاة الانبیاء'' میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے۔ کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے، الخ! پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کو برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے۔ نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے، اس کا نام ''آب حیات'' ہے۔

---

[1] ہم حضرت شیخ قدس سرہ کے مضمون کے بعد عوام و خواص کی افادیت کے پیش نظر رسالہ ہذا کے آخر میں المہند سے متعلقہ سوال و جواب مع تصدیقات مشاہیر علماء عرب و عجم بھی بعینہ نقل کر رہے ہیں۔

اب بات اور بھی قابل لحاظ ہے کہ حضرت شیخ قدس سرہ کے گرامی نامہ سے اپنے اکابر کے ساتھ گہرا تعلق اور ان کے اتباع میں پختگی بہت واضح ملے گی، یہ فی الحقیقت کسی تعصب کی بنا پر نہیں ہے بلکہ جیسے کہ حضرت نے اسی گرامی نامہ میں عملا واضح بھی فرمایا کہ ان کی ساری باتیں مدلل ہیں۔ ویسے بھی حضرت قدس سرہ ہمیشہ اپنے اسباق میں اور مجالس میں ذکر فرمایا کرتے تھے ان اکابر کے تبحر علمی اور تعمق رسوخ فی العلم میں اتنا حضرت کو متاثر کیا ہوا تھا کہ حضرت شیخ ان حضرات کے خلاف کچھ برداشت ہی نہ فرماتے تھے اور ایسے مسائل جن پر ان اکابر کا اجماع ہو جائے تو اس کا پوچھنا ہی کیا۔ خود حضرت کا رسالہ ''اکابر کا تقویٰ'' (مرتبہ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مدنی) کے اپنے مقدمے میں تحریر فرماتے ہیں: ''حامداً و مصلیاً و مسلماً، اس ناکارہ کو بھی بچپن ہی سے اپنے اکابر کے ساتھ محبت، عشق کے درجہ میں ہے، بالخصوص جب سے حدیث پاک کا مشغلہ شروع ہوا، اس وقت سے اپنے اکابر کے حالات کو جامع الکمالات سید الکونین روحی فداہ ابی وامی عوام کے جامع الصفات میں کسی نہ کسی صفت کا پرتو اور صحابہ کرام کی مختلف شئون اور حالات میں سے کسی کی زندگی کا پرتو دیکھتا رہا اور جوں جوں حدیث پاک پر نظر بڑھتی گئی میرا یہ تجربہ بھی بڑھتا رہا اور اسی وجہ سے میری محبت بھی اپنے اکابر نور اللہ مرقدہم واعلی اللہ تعالی درجاتہم سے بڑھتی گئی۔''

اولئک آبائي فجئني بمثلهم اذا جمعتنا یاجریر المجامع

اور جس شخص نے ان کی صفات میں یہ اشعار کہے ہیں بالکل درست ہیں۔

خدا یاد آئے جن کو دیکھ کر وہ نور کے پتلے نبوت کے یہ وارث ہیں یہی ہیں ظل رحمانی
یہی ہیں جن کے سونے کو فضیلت ہے عبادت پر انہیں کے اتقا پر ناز کرتی ہے مسلمانی
انہیں کی شان کو زیبا نبوت کی وراثت ہے انہیں کا کام ہے دینی مراسم کی نگہبانی
رہیں دنیا میں اور دنیا سے بالکل بے تعلق ہوں پھریں دریا میں اور ہرگز نہ کپڑوں کو لگے پانی
اگر خلوت میں بیٹھے ہوں تو جلوت کا مزہ آئے اور آئیں اپنی جلوت میں تو ساکت ہو سخن دانی

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے اس مضمون کی اشاعت کو قبول فرمادیں اور اسے ہدایت کا ذریعہ بنائیں اور سب کو اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق فرما کر، نامرضیات سے حفاظت فرمادیں۔ اپنے ساتھ اور اپنے پیارے رسول ﷺ کے ساتھ سچا تعلق نصیب فرمادیں اور حضور اقدس ﷺ کی سنت مبارکہ کو زندہ کرنے کی توفیق عطاء فرمادیں۔ آمین!

''والحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین و بارک وسلم تسلیماً''

عبدالحفیظ وارد حال لاہور

بروز پنج شنبہ ...... ۴؍جمادی الثانیہ ۱۴۰۴ھ

***

نوٹ: اس سے آگے مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری کی کتاب ''معارف شیخ'' سے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی ؒ کا حیات النبی ﷺ پر مضمون یہاں نقل کیا گیا تھا، وہ مضمون اس کتاب میں علیحدہ مستقل رسالہ کے طور پر شامل ہے، اس لئے یہاں سے اسے حذف کر دیا ہے۔ (مرتب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب گرامی

شیخ الاسلام حضرت الحاج مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب گرامی بنام مولانا عبد الماجد دریا آبادی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اس مضمون کی تائید میں ہے، اس لئے ذیل میں ہم اس کو نقل کرتے ہیں تاکہ قارئین مستفید ہوسکیں:

مدینہ منورہ حاضری کی محض جناب سرور کائنات ﷺ کی زیارت اور آپ کے توسل کی غرض سے ہونی چاہئے۔ آپ کی حیات نہ صرف روحانی ہے جو کہ عام مومنین وشہداء کو حاصل ہے، بلکہ جسمانی بھی ہے اور از قبیل حیات دنیوی بلکہ بہت سی وجوہ سے اس سے قوی تر ہے، آپ سے توسل نہ صرف وجود ظاہری کے زمانہ میں کیا جاتا تھا بلکہ اس برزخی وجود میں بھی کیا جانا چاہئے۔ محبوب حقیقی تک وصال اور اس کی رضا صرف آپ ہی کے ذریعہ سے اور وسیلہ سے ہوسکتی ہے۔ اسی وجہ سے میرے نزدیک یہی ہے کہ حج سے پہلے مدینہ منورہ جانا چاہئے اور آپ کے توسل سے نعمت قبولیت حج وعمرہ کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ مسجد کی نیت خواہ تبعاً کرلی جائے، مگر اولیٰ یہی ہے کہ صرف جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی نیت کی جائے تاکہ "لاتعلمه الا زيارتي" والی روایت پر عمل ہوجائے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج ۱ ص: ۱۲۹، ۱۳۰ مکتوب نمبر ۴۵: بنام مولانا عبد الماجد دریا آبادی)

***

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں علماء اہل سنت دیوبند کے متفقہ عقائد جن کو فتویٰ کی صورت میں فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے "المهند على المفند" نامی رسالہ میں شائع فرمائے ہیں اور جس پر مشاہیر علماء عرب وعجم کے تائیدی دستخط مع مہر کے موجود ہیں، اختصار کے ساتھ نیچے درج کئے جارہے ہیں:

سوال: جناب رسالت مآب ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کے لئے سفر کرنا آپ لوگوں کے نزدیک کیا درست نہیں ہے اور کیا سفر مدینہ کرتے وقت فقط مسجد نبوی میں نمازیں ادا کرنے کی نیت ہی کرنی چاہئے؟

جواب: ہم اور مشائخ (حنفی حضرات اور طریقت میں چشتی، نقشبندی، قادری، سہروردی مشائخ جن کے چاروں سلسلوں میں ہم بیعت ہیں) یہ فرماتے ہیں کہ روضہ اطہر کی زیارت ہی کی نیت کرنی افضل ہے، کیونکہ اسی میں جناب رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کا حق زیادہ ادا ہوتا ہے اور جب وہاں پہنچ جائے گا تو اسے زیارت مسجد اور اس میں نمازوں کی فضیلت خود حاصل ہوجائے گی۔

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے زبدۃ المناسک میں بالتفصیل یہ بیان فرمایا ہے۔

سوال: کیا آپ کے نزدیک دعاؤں میں جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ کے وفات پا جانے کے بعد اب توسل جائز نہیں اور کیا آپ کے نزدیک انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور اولیاء کرام سے توسل جائز نہیں؟

جواب: ہمارے اور ہمارے مشائخ کرام کے نزدیک جناب رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء کرام اور اولیاء و صدیقین و شہداء سے دعاؤں میں توسل جائز ہے، ان کی زندگی میں بھی اور وفات کے بعد بھی کہ اپنی دعا میں یہ کہے کہ خداوند کریم میں تجھ سے فلاں کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ میری دعا قبول فرما اور میری حاجت پوری فرما دے، حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں صراحت سے یہ مسئلہ تحریر فرمایا ہے۔

سوال: جناب رسالت مآب ﷺ کی حیات جو آپ کو قبر شریف میں حاصل ہے، کیا وہ خاص قسم کی ہے یا تمام مسلمانوں کی طرح آپ کی حیات برزخی ہے۔

جواب: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت محمد ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے، بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے، آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے، جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو۔ چنانچہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ''انباء الاذکیاء بحیاۃ الانبیاء'' میں بتصریح لکھا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا، اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے۔ الخ!

پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی حیات دینوی ہے اور اس معنی کو برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے، نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے، اس کا نام ''آب حیات'' ہے۔

سوال: جو شخص مسجد نبوی میں دعا مانگ رہا ہو، کیا سے جناب رسول کریم علیہ السلام کی قبر مبارک کی طرف رخ کر کے آپ کے توسل سے حق تعالیٰ سے دعا مانگنی درست ہے؟

جواب: ہمارے نزدیک طریقہ یہ ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل چلا آ رہا ہے کہ زیارت کے وقت جناب رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو، اور دعا بھی اسی طرح (کھڑے کھڑے) کرے، حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے زبدۃ المناسک میں بصراحت تحریر فرمایا ہے اور جواز توسل نمبر ۳، ۴ میں لکھا جا چکا ہے کہ وہ جائز ہے۔

سوال: جناب رسول ﷺ پر بکثرت درود شریف پڑھنے اور دلائل الخیرات پڑھنے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: جناب رسول ﷺ پر بکثرت درود شریف پڑھنا نہایت پر امید نیکی ہے، چاہے دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا کسی اور طرح اور افضل درود شریف وہ ہے جو خود جناب رسول اللہ ﷺ نے تلقین فرمایا ہے۔ دلائل الخیرات حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ خود بھی پڑھا کرتے تھے اور اس کے پڑھنے کی ان سے کوئی اجازت چاہتا تھا تو اجازت بھی دیا کرتے تھے۔

سوال: کیا ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی تمام ہی اصول وفروع میں تقلید درست ہے یا نہیں۔ اگر درست ہے تو وہ مستحب ہے یا واجب؟

جواب: اس زمانہ میں ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید (اتباع) واجب اور ضروری ہے۔ ورنہ ہمارے تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ ترک تقلید کا نتیجہ الحاد اور زندقہ میں مبتلاء ہوجانا ہوتا ہے۔ اعاذنا اللہ اسی لئے ہمارے مشائخ اور ہم اصول اور فروع سب میں امام المسلمین ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔ ہمارے مشائخ کی تمام تصنیفات اس کی دلیل ہیں۔

سوال: کیا آپ کے نزدیک صوفیہ کرام کے اشغال (ان کے بتلائے ہوئے طریقوں سے ذکر واذکار کرنے) اور بزرگوں سے بیعت ہونا جائز ہے، اور کیا آپ اس بات کو مانتے ہیں کہ اکابر کے سینوں اور ان کی قبروں سے باطنی فیوض حاصل ہوتے ہیں؟ اور کیا اہل سلوک بڑے بڑے مشائخ کی روحانیت سے مستفید ہوتے ہیں؟

جواب: ہمارے نزدیک بیعت ہونا مستحب ہے اور بزرگوں کے طریقوں پر ذکر کرنا درست ہے، تاکہ مرتبہ احسان (جو حدیث میں تعلیم فرمایا گیا ہے) حاصل ہو اور اکابر کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا بھی درست ہے، لیکن اس کے حاصل کرنے کا طریقہ اور اہلیت یہ عام لوگوں کو نہیں بلکہ خاص لوگوں کو معلوم ہوتا ہے۔

سوال: کیا آپ حضرات کائنات میں کسی کو جناب رسول اللہ ﷺ سے افضل سمجھتے ہیں؟

جواب: ہمارا اور ہمارے مشائخ کا یہ عقیدہ ہے کہ جناب آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوقات سے افضل ہیں۔ فضیلت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ جیسا کوئی نہیں بلکہ آپ کے درجہ کے قریب بھی کوئی نہیں جو آپ کے درجہ رفیعہ کو پہنچے۔ آنحضرت ﷺ تمام انبیاء اور تمام رسولوں کے سردار ہیں اور خاتم النبیین ہیں جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور ہمارے مشائخ کرام نے متعدد تصانیف کے ساتھ یہ صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

سوال: کیا آپ لوگ جناب رسول ﷺ کے بعد کسی اور نبی کا وجود جائز قرار دیتے ہیں اور جو شخص یہ کہتا ہو کہ ایسا ہوسکتا ہے، اس کے بارے میں آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟

جواب: ہمارا اور ہمارے مشائخ کرام کا یہ عقیدہ ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں "لا نبی بعدی" اور حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" لیکن محمد (ﷺ) اللہ کے سچے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہ مسئلہ بہت سی حدیثوں سے جو تواتر کی حد کو پہنچتی ہیں۔ ثابت ہے اور اس پر پوری امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتحیہ کا اجماع ہے۔ حاشا کہ ہم میں کوئی بھی اس کے خلاف کہتا ہو، کیونکہ جو آپ کی ختم نبوت کا انکار کرے تو وہ ہمارے نزدیک کافر ہے، کیونکہ وہ نص قطعی اور نص صریح کا منکر ہے[1]

---

[1] امام اہل سنت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی نوراللہ مرقدہ نے "تحذیر الناس" میں قرآن پاک حدیث شریف اور تواتر واجماع وغیرہ مختلف ومتعدد دلائل سے حضور خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت زمانی کو ثابت فرما کر اس کے منکر کو کافر قرار دیا ہے۔

(ملاحظہ ہو تحذیر الناس ص ۱۸)

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سوال: کیا آپ حضرات یہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی فضیلت بس اتنی ہے، جیسے بڑے بھائی کی چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے اور کیا آپ کے کسی شخص نے ایسا لکھا ہے؟

جواب: ہم میں یا ہمارے اسلاف کرام میں ہرگز کبھی اور کسی کا بھی عقیدہ نہ رہا ہے اور ایسی خرافات تو کوئی ضعیف سے ضعیف ایمان والا شخص بھی زبان پر نہیں لاسکتا اور جو شخص یہ کہے کہ اس پر جناب رسول اللہ ﷺ کی فضیلت اتنی ہی ہے، جتنی بڑے بھائی کی چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سوال: کیا آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا علم فقط احکام شرعیہ کی حد تک ہی تھا یا آپ کو ذات وصفات باری تعالیٰ اور اسرار مخفیہ کے علوم اور حکمتیں وغیرہ بھی عطا ہوئی تھیں، جہاں تک مخلوقات میں کسی اور کی رسائی نہیں ہوئی، چاہے وہ مخلوق کوئی بھی ہو۔

جواب: ہم زبان سے بھی کہتے ہیں اور دل میں بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا جناب رسول اللہ ﷺ کو ہی تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ علم عطا ہوا تھا۔ حضور علیہ السلام کو ذات وصفات باری تعالیٰ شرعی احکام جو عملی ہوں اور نظری حکمتیں اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ تمام ہی علوم آپ کو اتنے عطاء ہوئے تھے جن تک مخلوقات میں سے کوئی بھی نہیں پہنچتا، نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی مرسل اور آپ کو اوّلین وآخرین کے علوم عطاء ہوئے تھے۔ ارشاد ربانی ہے: وکان فضل اللہ علیک عظیماً!

سوال: کیا آپ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ابلیس لعین حضور سید کائنات علیہ السلام سے زیادہ علم رکھتا ہے اور اس کا علم آنحضرت ﷺ سے علی الاطلاق زیادہ علم رکھتا ہے اور اگر کوئی شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو تو اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: ابھی ہم لکھ چکے ہیں کہ جناب رسالت مآب ﷺ علی الاطلاق مخلوقات میں سب سے زیادہ علوم اور حکمتوں اور اسرار الٰہیہ کے جاننے والے ہیں آپ کو تمام آفاق ملکوت کا سب سے زیادہ علم ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں جناب رسول اللہ ﷺ سے زیادہ بڑا عالم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات نے اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا ہے، جو یہ کہے کہ ابلیس لعین جناب رسول اللہ ﷺ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

سوال: کیا آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا ذکر شرعاً برا ہے، بدعت سیئہ ہے جو حرام ہے یا اور کچھ کہتے ہیں؟

جواب: یہ بات کوئی بھی مسلمان ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ چہ جائیکہ ہم یہ کہیں کہ بدعت اور حرام ہے، بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ تمام احوال کہ جن کا جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس سے ادنیٰ سا بھی تعلق ہو، اعلیٰ درجہ کا مستحب

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) نیز ''مناظرہ عجیبہ'' (در توضیح تحذیر الناس) میں بھی حضرت نانوتوی ارشاد فرماتے ہیں: ''اپنا دین وایمان ہے بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں، جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں ص ۱۴۴'' آپ جانتے ہیں کہ سب سے پہلے قادیانیوں کے خلاف منظم جدوجہد کا آغاز کرنے والے امام اہل سنت والجماعت حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ پھر امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمہ اللہ اور پھر آخر میں مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ کے شاگرد مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ اور ان حضرات کی جماعت احرار اسلام اور اب ان ہی کی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے۔

ومندوب ہے، خواہ وہ آپ کی ولادت شریفہ کا ذکر ہو یا آپ کے اٹھنے، بیٹھنے، سونے، جاگنے کا ہو (حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری رحمہ اللہ) جو حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی ثم المکی کے شاگرد ہیں نے مجلس میلاد کے متعلق فتوی تحریر فرمایا ہے کہ ولادت شریفہ کے متعلق روایات صحیحہ کا بیان مجلس میں منکرات سے بچتے ہوئے بر طریقہ مشروعہ برائے مندوبات خلوص نیت کے ساتھ ہو تو یقیناً وہ اذکار حسنہ میں داخل ہے اور خیر و برکت کا موجب ہے۔

(رسالہ المهند علی المفند عقائد اہل سنت والجماعت، مجموعہ رسائل عقائد علماء دیوبند ۲۴۷)

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری قدس سرہ کے اس فتویٰ پر علماء عرب وعجم نے تصدیق کی مہریں ثبت کیں، جن کی فہرست حسب ذیل ہے:

تصدیقات علماء عرب وعجم

علماء مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ

- ☆... الشيخ محمد سعيد بابصيل الشافعي رحمه الله شيخ العلماء بمكة المكرمة والامام والخطيب بالمسجد الحرام
- ☆... الشيخ احمد رشيد الحنفي
- ☆... الشيخ محب الدين المهاجر المكي الحنفي
- ☆... الشيخ محمد صديق الافغاني المكی
- ☆... الشيخ محمد عابد المكي مفتي المالكيه
- ☆... الشيخ محمد علی بن حسين المالكی مدرس الحرام
- ☆... السيد احمد البرزنجی الشافعی المفتی المدينة المنوره
- ☆... الشيخ رسوحي عمر المدارس بمدرسة الشفاء
- ☆... الشيخ الملا محمد خان البخاری الحنفی المدرس في الحرم النبي الشريف
- ☆... الشيخ خليل بن ابراهيم المدرس في الحرم النبي الشريف
- ☆... السيد احمد الجزائري شيخ المالكية بالحرم الشريف النبوی
- ☆... الشيخ محمد السوسي الخياري المدرس بالمسجد الشريف النبوی
- ☆... الشيخ عمر بن حمدان المحرسی المدرس بالمسجد الشريف النبوی
- ☆... الشيخ موسی كاظم بن محمد المدرس في باب السلام المدنية المنورة
- ☆... الشيخ معصوم احمد سيد المدرس بالحرم الشريف النبوی
- ☆... الشيخ احمد بن محمد خير الحاج الباسي المدرس المسجد الشريف
- ☆... الشيخ محمود عبد الجواد المدرس بالحرم الشريف النبوی
- ☆... الشيخ محمد حسن السندی المدرس بالحرم الشريف النبوی
- ☆... الشيخ محمد بن عمر الفلانی المدرس بالحرم الشريف النبوی

☆... الشیخ ابن نعمان محمد منصور المدرس بالمدینة المنورة

☆... الشیخ الملا باطی المدرس بالحرم الشریف النبوی

☆... الشیخ احمد باطی المدرس بالحرم الشریف النبوی

☆... الشیخ عبداللہ النابلسي الحنبي المدرس بالحرم النبوي

☆... الشیخ احمد بن احمد اسعد المدرس في الحرم الشریف النبوي

☆... الشیخ احمد بن محمد خیر الشنقیطي المالکي المدني

☆... حضرت الشیخ سلیم البشری شیخ العلماء بالجامع مع الأزهر الشریف (شیخ الازهر مصر)

☆... حضرت السید محمد ابو الخیر الشهیر بابن عابدین الحسیني النقشبندي الدمشقی (اولاد علامہ شامی صاحب فتاوی شامی)

☆... الشیخ مصطفی بن احمد الشطي الحنبلي دمشق (شام)

☆... الشیخ محمو در شید العطار (الشامی)

شام میں حماۃ علمی مقام ہے، وہاں جامع سلطانہ درسگاہ تھی، جہاں آج کل حافظ الاسد شیعی باطنی کے خلاف بغاوت ہوئی تھی، وہاں کے علماء کی تصدیقات:

☆... الشیخ محمد بوشی الحموی

☆... الشیخ محمد سعید الحموي

☆... الشیخ علي بن محمد الدلال الحموي

☆... الشیخ محمد ادیب الحررانی

☆... الشیخ عبدالقادر لبابیدي

☆... الشیخ محمد سعید الحنفی

☆... الشیخ فارس بن احمد اشفقه الحمري

☆... الشیخ مصطفی الحداد

مشاہیر علماء عرب

☆... الشیخ احمد ابن المامون البغلیش

☆... الشیخ محمد توفیق المدرس و خطیب جامع السروحی بدمشق

☆... الشیخ عبداللہ القادر بن محمد بن سودہ العرسی ولیہ

مشاہیر اکابر علماء دیوبند

☆...... اسیر مالٹا حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

☆...... مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند وصدر مہتمم دارالعلوم دیوبند

☆...... مولانا حافظ محمد احمد صاحب (ابن مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی) صدر مفتی حیدرآباد دکن
☆...... مولانا حبیب الرحمن صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند
☆...... مولانا محمد مسعود صاحب ابن مولانا رشید احمد صاحب تھانوی
☆...... حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی
☆...... حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رائپوری
☆...... مولانا قدرت اللہ صاحب مرادآباد
☆...... مولانا محمد اسحاق صاحب نہٹوری
☆...... مولانا ریاض الدین صاحب مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ
☆...... حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی
☆...... مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی
☆...... مولانا سراج احمد صاحب سردھنہ میرٹھ
☆...... مولانا محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
☆...... مولانا مصطفیٰ صاحب میرٹھ
☆...... مولانا محمد یحییٰ صاحب سہسرامی مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور
☆...... مولانا کفایت اللہ صاحب گنگوہی مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

***

الشیخ محمد بن عبد الوہاب حنبلی کا حیاۃ النبی ﷺ کے بارے میں عقیدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سعودی حکومت کے مسلمہ روحانی پیشواء الشیخ محمد بن عبد الوہاب النجدی الحنبلی جن کی توحید و سنت کے بارے میں سختی ضرب المثل ہے کہ اگر کوئی بھی شخص مسئلہ توحید میں سختی کرتا ہے تو اس سختی کی وجہ سے ان کی طرف نسبت کر کے اس کو وہابی کہا جاتا ہے، ان شیخ محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ بھی مسئلہ حیات النبی کے بارے میں وہی ہے جو تمام دنیا کے مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے۔

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب اپنے رسالہ شیخ محمد بن عبد الوہاب کے خلاف پروپیگنڈا میں تحریر فرماتے ہیں کہ (والہدیۃ السنیۃ ص ۴۱) میں شیخ کے صاحبزادے عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب اپنے مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ: ''ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا درجہ اور مرتبہ تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ اور افضل ہے اور آپ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی یہ حیات برزخی حیات ہے اور یہ شہداء کرام کی حیات سے زیادہ بلند درجے کی ہے، کیونکہ بلاشک وشبہ آپ ﷺ شہداء سے افضل ہیں اور آپ سلام عرض کرنے والے کا سلام سنتے ہیں۔''

اور شیخ محمد بن عبدالوہاب نے خود اپنے رسالہ احکام تمنی الموت میں بہت سی احادیث اور واقعات نقل فرمائے ہیں جس سے اس قضیہ کے بارے میں ان موقف مزید واضح ہوجاتا ہے، یہ رسالہ سعودی عرب کی مشہور یونیورسٹی (جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ بالریاض) نے ''اسبوع الشیخ الامام محمد بن عبدالوہاب'' کے موقعہ پر جب شیخ کی تمام تصانیف کو یکجا چھپوا کر شائع کیا۔ جو اسی مجموعہ کے ساتھ چھپا ہوا ہے، وہیں سے ہم بعینہ چند احادیث مع ترجمہ اور چند واقعات کا ترجمہ نقل کرتے ہیں: ''اخرج مسلم عن انس ان النبی ﷺ لیلۃ اسری بہ مر بموسیٰ علیہ السلام وھو قائم یصلي في قبرہ''

ترجمہ: امام مسلم نے حضرت انس ہی کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

''ولابي نعیم عن جبیر قال: انا واللہ الذی لا الہ الا ھو ادخلت ثابتا البناني في لحدہ، ومعی حمید الطویل، فلما سوینا علیہ اللبن، سقطت لبنۃ، فاذا انا بہ یصلي في قبرہ''

ترجمہ: حضرت ابو نعیم نے حضرت جبیر سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں اس اللہ کی قسم کہ جس کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے ثابت بنانی کو قبر میں اتارا، اور میرے ساتھ حمید تھے۔ پس جب ہم نے...... ان پر اینٹیں درست کیں تو ایک اینٹ گر گئی۔ پس میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

''ولہ ولا بن جریر عن ابراھیم بن المھلبي قال: حدثنی الذین کانو ایمرون بالجص بلاسحار، قالوا: کنا اذا مررنا بجبانۃ قبر ثابت البنانی سمعنا قراءۃ القرآن''

ترجمہ: ابن جریر نے حضرت ابراہیم بن المہلبی سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ کی قبر پر گزرتے تھے تو قبر سے قرآن پاک پڑھنے کی آواز سنتے تھے۔

''وللترمذي وحسنہ عن ابن عباس قال: ضرب بعض اصحاب النبي ﷺ خباءہ علی قبر، وھو لا یحسب انہ قبر، فاذا فیہ انسان یقرأ سورۃ الملک حتی ختمھا، فأتی النبي ﷺ فاخبرہ فقال رسول اللہ ﷺ (ھی المانعۃ، ھی المنجیۃ، تنجیہ من عذاب القبر)''

ترجمہ: ترمذی میں حضرت ابن عباس سے نقل کیا گیا ہے کہ بعض صحابہ نے ایک جگہ خیمہ لگایا، انہیں پتہ نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے اچانک وہاں ایک آدمی کی آواز سنی کہ سورۃ تبارک الذی اس نے اخیر تک پڑھی، پس انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو واقعہ کی اطلاع کی۔ پس آپ نے فرمایا کہ سورۃ تبارک الذی عذاب قبر سے بچانے والی ہے۔

''ولا بن ابي شیبۃ عن ابن سیرین قال: کان یحب حسن الکفن، ویقول: انھم یتزاورون فی اکفانھم، ومعناہ فی مسند ابن ابی اسامۃ عن جابر مرفوعا، وفیہ: ویتباھون ویتزاورون فی قبورھم''

ترجمہ: ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن سیرین سے نقل کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ اچھے کفن کو پسند کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مردے کفنوں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور اسی جیسی حدیث مسند ابن ابی اسامہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا یہ نقل کی گئی ہے کہ وہ باہم فخر کرتے ہیں اور قبروں میں زیارت کرتے ہیں۔

''للترمذی و ابن ماجه و محمد بن يحيىٰ الهمداني في صحيحه عن ابي قتادة مرفوعا: (اذا ولى احدكم اخاه فليحسن كفنه، فانهم يتزاورون في قبورهم''

ترمذی، ابن ماجہ اور محمد بن یحییٰ الہمدانی نے اپنی صحیح میں حضرت ابوقتادہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ اپنے بھائی کو اچھا کفن پہناؤ کہ وہ قبروں میں ملاقاتیں کرتے ہیں۔

''اخرج ابن عبد البر عن ابن عباس قال: قال رسول اللہ ﷺ (ما من احد يمر بقبر اخيه المؤمن، كان يعرفه في الدنيا فيسلم عليه الا عرفه ورد عليه السلام) صححه عبد الحق، وفي الباب عن ابي هريرة وعائشه''

ترجمہ: ابن عبدالبر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے: نہیں ہے کوئی بھی شخص جو کہ اپنے مومن بھائی کی قبر پر گزرتا ہے، جب کہ وہ اس کو دنیا میں پہچانتا تھا، مگر یہ کہ وہ (قبر والا) اس کو پہچان لیتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے، شیخ عبدالحق نے اس روایت کو صحیح کہا ہے اور اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

''ولاحمد والحاكم عنها قالت: كنت ادخل البيت، فاضع ثوبي، واقول: انما هو ابي و زوجي فلما دفن عمر معهما ما دخلته الا وانا مشلودة على ثيابي حياء من عمر''

ترجمہ: احمد و حاکم میں حضرت عائشہ صدیقہ ام المؤمنین سے روایت ہے کہ میں گھر (یعنی روضہ اقدس) میں داخل ہوتی اور کپڑے رکھ لیتی تھی اور کہتی تھی وہ تو میرے باپ اور خاوند ہیں، پس جب حضرت عمر کو ان دونوں (جناب رسول اللہ ﷺ وصدیق اکبر) کے ساتھ دفنایا گیا تو پھر میں پردے کا اہتمام کرتی تھی، حضرت عمر سے حیا کی وجہ سے۔ (کہ وہ غیر محرم تھے)

''واخرج ابن سعد عن ابن المسيب، انه كان يلازم المسجد ايام الحرة، والناس يقتلون، قال: كنت اذا حانت الصلاة اسمع اذانا يخرج من قبل القبر النبوی''

ترجمہ: ابن سعد نے ابن المسیب سے روایت کیا ہے کہ واقعہ حرہ کے زمانہ میں وہ مسجد میں رہا کرتے تھے اور لوگ لڑائی میں مشغول تھے، وہ فرماتے ہیں کہ جب نماز کا وقت ہوتا تھا تو میں حضور نبی کریم ﷺ کی قبر شریف کے اندر سے اذان کی آواز سنتا تھا۔

اب ہم اس کتاب سے اختصار کے پیش نظر چند واقعات کا ترجمہ کر کے درج کرتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا نے راشد بن سعد سے ایسی سند کے ساتھ جس میں کوئی حرج نہیں ہے) روایت کیا ہے کہ:

''ایک صحابی کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا، انہوں نے خواب میں عورتوں کو دیکھا لیکن ان کی بیوی ان میں شامل نہ تھی، ان صحابی نے عورتوں سے اپنی بیوی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ تم نے اپنی بیوی کے کفن میں کمی اور واقعہ ہی ہیں ایسے صاحب کے پاس گئے، جن کے انتقال کا وقت قریب تھا اور جا کر نہیں ساری بات جلائی۔ انصاری کہنے لگا: اگر کوئی شخص مردوں کو کوئی چیز پہنچا سکتا ہے تو میں ضرور پہنچا دوں گا، جب انصاری کا انتقال ہو گیا تو یہ صحابی دو خوشبودار کر دی تھی، اس لئے اب ہمارے ساتھ نکلتے ہوئے شرم آتی ہے۔ یہ صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور پورا واقعہ بتلایا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دیکھو! کوئی قابل اعتماد آدمی جانے والا ہے؟ یہ صحابی انصار میں سے ایک زعفرانی رنگ کے کپڑے لائے اور ان انصاری کے کفن میں رکھ دیئے، اگلی رات آئی تو ان صحابی نے پھر عورتوں کو کر دیا کہ اب ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی تھیں، وہ دونوں زعفرانی کپڑے ان کے زیب تن تھے۔''

ابن الجوزی نے محمد بن یوسف فریابی سے بھی اس قسم کا واقعہ نقل کیا ہے کہ: ایک عورت نے اپنی والدہ کو خواب میں دیکھا اور والدہ نے کفن کے ٹھیک نہ ہونے کی شکایت کی۔ لوگوں نے یہ خواب محمد فریابی سے بیان کیا اور بتلایا کہ خواب میں عورت کی والدہ نے فلاں عورت کے ساتھ کفن بھجوانے کی ہدایت کی ہے۔''

محمد فریابی کہتے ہیں کہ جب مجھے یہ واقعہ سنایا گیا تو مجھے فوراً وہ حدیث یاد آ گئی کہ: ''مردے اپنے کفن میں ایک دوسرے کی ملاقات کو جاتے ہیں'' میں نے ان سے کہا کہ اس کے لئے کفن خرید لو۔ اس دن اس عورت کا بھی انتقال ہو گیا، جس کے ساتھ والدہ نے کفن بھجوانے کی وصیت کی تھی، چنانچہ لوگوں نے والدہ کا کفن اس عورت کے کفن کے ساتھ رکھ دیا۔ (احکام تمنی الموت ص ۴۱، ۴۲، از شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب)

اللہ جل شانہ کی قدرت سے تو بعید نہیں، عمل شریعت مطہرہ کے مطابق ہی کرنا چاہئے

ایک نوجوان بڑا عابد، زاہد تھا۔ مسجد میں اکثر رہا کرتا تھا۔ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے گھر گیا، جہاں اس کا بوڑھا باپ تھا، راستہ میں ایک حسین کے ساتھ آنکھیں چار ہو گئیں۔ ایک عورت کو اس سے عشق ہو گیا۔ وہ عورت ہمیشہ راستہ میں کھڑی رہا کرتی، ایک دن عورت نے اس کو بہکایا، وہ بھی ساتھ ہو لیا اور دروازہ پر پہنچ کر جب عورت اندر چلی گئی یہ بھی جانے لگا تو اللہ تعالیٰ کی یاد نے نشہ توڑ دیا اور یہ آیت اس کی زبان پر جاری ہو گئی۔ ''ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذاھم مبصرون'' تو وہ نوجوان غش کھا کر گر گیا۔ اس عورت نے اپنی مدد کے لئے اپنی باندی کو بلایا اور دونوں نے مل کر اٹھا کر اس کے دروازہ تک پہنچایا اور دروازہ کو کھٹکھٹایا، بوڑھا باپ نکل کر آیا تو دیکھا کہ لڑکا دروازہ پر بے ہوش پڑا ہے، اس نے اپنے گھر کے لوگوں کو بلایا اور اسے اٹھا کر اندر گھر میں لے گئے، رات کے بڑے حصہ کے بعد اس کو ہوش آیا، باپ کے پوچھنے پر سارا قصہ سنایا، باپ نے پوچھا کون سی آیت پڑھی تھی۔ لڑکے نے اوپر والی آیت پڑھی اور پھر بے ہوش ہو کر گیا۔ لوگوں نے حرکت دی تو وہ مر چکا تھا۔ اس کو رات ہی کو دفن کر دیا گیا۔ صبح کو یہ قصہ حضرت عمر تک پہنچا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باپ کے پاس جا کر اس کی تعزیت کی اور فرمایا کہ مجھے کیوں نہ خبر کی تو انہیں نے عرض کیا کہ امیر المومنین رات کو وقت تھا، حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کی قبر پر مجھے لے چلو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ساتھیوں کے ساتھ قبر پر پہنچے اور اس کو مخاطب کر کے یہ آیت پڑھی: ''ولمن خاف مقام ربہ جنتان'' تو قبر میں سے دو دفعہ آواز آئی کہ: اے عمر! اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ دونوں جنتیں عطاء فرما دیں۔

بیہقی رحمہ اللہ وغیرہ نے ابی عثمان نہدی سے، انہوں نے ابن مینا سے نقل کیا ہے کہ: ''وہ ایک قبر کے پاس پہنچے اور دو رکعت پڑھی اور قبر پر ٹیک لگائی، وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میرا قلب جاگ رہا تھا کہ اچانک میں نے قبر سے ایک آواز سنی کہ صاحب قبر نے کہا پرے کو ہٹو مجھے اذیت نہ دو تم زندہ لوگ عمل کرتے ہو، مگر اس کے بدلہ کو نہیں دیکھتے اور ہم لوگ ثواب کو دیکھتے ہیں، عمل نہیں کر سکتے، تم نے جو دو رکعتیں پڑھی ہیں، وہ میرے نزدیک اتنے اتنے ثواب یا بدلہ) سے زیادہ محبوب ہیں۔'' (احکام تمنی الموت از شیخ محمد بن عبدالوہاب)